Date

ضحیٰ سرفراز

اسلامیات

29 دسمبر 2023

سوال نمبر 2:

عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات

Start with the introduction

تعلیمات اسلام میں عقیدہ توحید کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اسلام کے اعتقادی اور عملی نظام میں پہلی اور بنیادی چیز عقیدہ توحید ہے باقی جتنے اعتقادات و ایمانیات ہیں۔ سب اسی کے اجزاء ہیں اور جتنے معاشی، اخلاقی، سیاسی اور معاشرتی قوانین ہیں سب اسی مرکز سے قوت حاصل کرتے ہیں۔ یہاں جو کچھ بھی ہے اسکا مصدر اور مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ غرض ہر وہ چیز جو اسلام میں ہے خواہ وہ عقیدہ ہو یا عمل، اسکی بنیاد عقیدہ توحید ہے۔

Give the main heading first……

وسعت نظر:

عقیدہ توحید پر ایمان لانے والا کبھی تنگ نظر نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اسکے زاویہ نظر کو اتنا وسیع کر دیتا ہے جتنی خدائی غیر محدود سلطنت وسیع ہے۔ موحد کی نظر میں تمام انسان اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکی مخلوق ہیں وہ ایسی ہستی کا قائل ہوتا ہے جو زمین و آسمان اور مشرق و مغرب کا خالق و مالک ہے۔ جب یہ چیز انسان کے ذہن میں بس جاتی ہے تو پھر اسے کائنات کی کوئی چیز عجیب نظر نہیں آتی بلکہ وہ اپنی ذات کی طرح ایک ہی خالق و مالک کی ملکیت تمام چیزوں کو سمجھتا ہے۔

عزتِ نفس: انسان کو اسکا عقیدہ خودداری و عزتِ نفس کے بلند ترین مدارج پر پہنچا دیتا ہے۔ مگر وہ کبھی بھی کسی خصوصیت کے بل بوتے مغرور نہیں ہوتا۔ وہ اپنی ذہانت، قابلیت، دولت، عزت وغیرہ کو اللہ کی عطا کردہ نعمت سمجھتا ہے۔ وہ ہر مشکل میں صرف اللہ کے حضور جھکتا ہے۔

ترجمہ: حقیقی طاقت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

(البقرہ)

Add the Arabic of quranic ayats as well

اطمینانِ قلب:

اس عقیدے کے اثر سے مومن کا دل مطمئن اور پُر امید ہوتا ہے۔ وہ ہر مشکل اور مصیبت میں اللہ کی طرف سے مقرر کردہ تقدیر پر راضی رہتے ہوئے سکونِ قلب حاصل کرتا ہے۔ اگر انسان سے دنیا کے سارے رشتے منقطع ہو جائیں، مال و دولت چھین جائے اور مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں ان کٹھن حالات میں بھی خدا وحدہٗ لاشریک کا تعلق اس کے ساتھ قائم و دائم ہوتا ہے جسکے ذریعے وہ ہمیشہ ہی اپنے دل میں امیدیں لبریز رکھتا ہے اور امن و سلامتی اور اطمینان کی زندگی بسر کرتا ہے۔

ترجمہ: اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: میری رحمت سے مایوس تو وہ ہوتے ہیں جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے۔

A 20 marks answer should be on 8-9 pages

صبر و قناعت:

عقیدہ توحید انسان میں زبردست صبر و توکل کی قدرت پیدا کرتا ہے۔ یہ ایسی قوت ہوتی ہے جو بندہ مومن کو بہادری کی سی مضبوطی عطا کرتا ہے۔ جہاں مومن کا دل ایک سنگین چٹان کی طرح مضبوط و مستحکم ہو جاتا ہے اور دنیا کے سارے مصائب و مشکلات مل کر بھی اسے اپنے عزم اور اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اگر خدا تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا
(آل عمران)

Do not use one word headings. They should be elaborate and self explanatory

شجاعت:

توحید پر بہت غیر معمولی طور پر اثر انداز ہوتا ہے اور مومن شجاعت کا متحمل ہوتا ہے وہ یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ زندگی اور موت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور پھر کسی سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔

عام طور پر دو چیزیں انسان کو بزدل بنا دیتی ہیں۔

1۔ جان و مال کی محبت

2۔ اہل و عیال اور اولاد کی محبت

قانون الٰہی کا پابند:

عقیدہ توحید انسان کو اللہ تعالیٰ کے قانون کا پابند بناتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ اور ہر جگہ میرے

04/20

Short and incomplete answer. A 20 marks answer should have around 15 subheadings

... انتہائی تاریک ہو چکی
ساتھ ہے۔ اگر میں رات کے اندھیرے میں
میں کوئی نافرمانی کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو خدا کو میرے دل کی
گہرائی میں پیدا ہونے والا ہر خیال معلوم ہوتا ہے۔

End the answer with conclusion.

Improve the references, headings quality and the paper presentation part

سوال نمبر 4

نبی کریمؐ بحیثیت معلم

لفظ تعلیم، علم سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں جاننا۔ اصطلاح میں تعلیم کی تعریف یہ ہے۔ تعلیم انسان کی شخصیت کی ہمہ پہلو تربیت و کردار کی تشکیل کرتی ہے تاکہ وہ زمین پر اللہ پاک کے خلیفہ کے منصب کا اہل ہو سکے۔

Attempt and upload a single qs at a time. Work on the pointed areas and then attempt the next qs

نبوی طریقہ تعلیم

حضرت محمدؐ پوری انسانیت کے لیے ایک عظیم اور مثالی معلم بن کر تشریف لائے تھے۔ ایسے معلم جن کی تعلیم و تربیت نے صرف 23 سال کی مختصر مدت میں نہ صرف پورے جزیرہ عرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی، بلکہ دنیا کے لیے رشد و ہدایت کی وہ ابدی قندیلیں بھی روشن کر دیں جو رہتی دنیا تک انسانیت کو عدل و انصاف، امن و سکون اور عافیت و اطمینان کی راہ دکھاتی رہیں گی۔

آنحضرتؐ نے 23 سال کی مختصر مدت میں جو حیرت انگیز انقلاب برپا کیا اسکی برق رفتاری اور اسکے ہمہ گیر اثرات نے ان لوگوں

Date

کو انگشت بدنداں کر دیا جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے مشن کے سخت مخالف رہے ہیں۔ یہ آپ ﷺ کی تعلیم و تربیت کا ہی کرشمہ تھا کہ 23 سال کی مختصر مدت میں صحرائے عرب کے جو وحشی علم و معرفت اور تہذیب و تمدن سے بالکل کورے تھے وہ پوری دنیا میں علم و حکمت اور شائستگی کے چراغ روشن کرنے لگے۔ جو کل تک ایک دوسرے کے خون سے اپنی پیاس بجھا رہے تھے وہ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔ جہاں ہر طرف قتل و غارت کی آگ بھڑک رہی تھی وہاں امن و آشتی کے گلاب کھل اٹھتے ہیں۔ جہاں ظلم و بربریت کا دور دورہ تھا وہاں عدل و انصاف کی شمعیں روشن ہو جاتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی حکمت تعلیم کے تحت درج ذیل مخصوص طریقہ تعلیم کی نشاندہی ہوتی ہے:

ہر مناسب جگہ میں تعلیم دینا:

آنحضرت ﷺ نے سلسلہ تعلیم کو کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص نہیں کیا بلکہ جہاں موقع میسر آتا آپ ﷺ تعلیم دیتے۔ جیسا کہ حضرت امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ

"ایک آدمی نے مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے"۔
(صحیح البخاری)

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی کہ آپ ﷺ نے مسجد میں تعلیم دی۔ اس کے علاوہ مختلف روایات سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے مختلف مقامات پر تعلیم ارشاد فرمائی جیسے گھر، غزوات، سفر وغیرہ۔

طلبہ سے استفسار:

استاد کے لیے طلبہ سے استفسار میں غور و فکر کی دعوت شامل ہونے والی بات کی طرف ملتی توجہ کے لیے تنبیہ اور بات سمجھنے کی قوی ترغیب ہوتی ہے۔ نبیؐ کوئی بات بتلانے سے پہلے اس موضوع سے متعلق شاگردوں سے استفسار فرمایا کرتے تھے۔

گفتگو میں وضاحت اور ٹھہراؤ

آنحضرتؐ تیز تیز نہ بولتے تھے بلکہ آپؐ کی گفتگو میں اس قدر ٹھہراؤ اور وضاحت ہوتی کہ ہر سننے والا اسکو خوب اچھی طرح سمجھ سکتا تھا۔

امام ابو داؤدؒ نے حضرت جابرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسولؐ کی گفتار میں ترتیل یا ترسیل تھی۔

شاگردوں کے لئے دعا

نبی کریمؐ اپنے شاگردوں کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ ان کی فرمائش پر اور بسا اوقات خود بھی ان کے لیے دعا فرماتے۔ یہ دعا علم کے متعلق بھی ہوتی اور اسکے علاوہ خیر کی دیگر باتوں کے بارے میں بھی

شاگرد کے لیے استاد محترم کی دعا سے خوشی و اطمینان چنداں محتاج بیان نہیں اور جب یہ دعا مخلوق کے معزز ترین معلم و مربی نبی کریمؐ کی جانب سے ہو تو پھر شاگردوں کو حاصل ہونے والی مسرت اور اطمینان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

معلم طلباء کو قریب کرنا:

علم کے سیکھنے اور سمجھنے میں طلبہ کے
استاد کے قریب ہونے کی اہمیت چنداں محتاج بیان نہیں۔ آنحضرت ﷺ
اس بات کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ دوران خطبہ حضرات صحابہ کرامؓ
کو قریب ہونے کی ترغیب دینا آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ثابت ہے
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: نصیحت میں حاضر ہو جاؤ اور امام سے قریب ہو جاؤ،
کیونکہ یقیناً آدمی دور ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اگر وہ جنت میں داخل بھی
ہو گیا تو اسکو مؤخر کیا جائے گا۔ (یعنی اسکا داخلہ دوسرے لوگوں
کے بعد ہو گا)

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے امام سے دوری کے خسارے کو بیان
فرما کر دوران نصیحت قرب امام کی ترغیب دی ہے۔

آسانی پیدا کرنے والے معلم:

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سیرت طیبہ میں
ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنے شاگردوں کو مشقت میں نہ ڈالتے
تھے بلکہ ان کے لیے آسانی کی راہیں کھولتے تھے۔ آپ ﷺ نے خود ہی اپنے
اس وصف کو بیان فرمایا ہے۔ امام مسلمؒ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ
سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: یقیناً مجھے اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر سختی کرنے والا، عیب جُو
بنا کر نہیں بھیجا، بلکہ مجھے آسانی کرنے والا معلم بنا کر مبعوث فرمایا۔

لائق شاگردوں کی عزت افزائی:

نبی ؐ اپنے طلبہ کی اچھی باتوں اور عمدہ کاموں کا ان کے سامنے تعریف فرماتے اور ان کی عزت افزائی فرماتے۔ توفیق الہٰی سے استاد کا ایسا طرز عمل شاگردوں کے علم و عمل میں رسوخ پیدا کرنے اور ان میں اضافہ کے لیے سعی و جدوجہد کرنے کا سبب بنتا ہے۔

معلم انسانیت کے بہتر معلمی نتائج:

آنحضرت ؐ کے طریقہ تدریس سے بہت سارے بہتری نتائج اخذ کیے گیے ہیں۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

1۔ علم ذریعہ قرب الہٰی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ تم میں سے مومنین کے درجے اور اہل علم کے درجے بلند کرے گا۔

2۔ اشاعت علم: میری تعلیم لوگوں تک پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت ہو

3۔ عزت نفس: علم سکھاتے وقت طلبہ کے ساتھ سخت آمیز روش اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ جیسا ارشاد نبوی ہے

علم سکھاؤ اور سختی نہ کرو (بیہقیؒ)۔

س ۸

اسلامی تہذیب و تمدن کی خصوصیات بیان کیجیے۔

تہذیب کے معنی اصلاح و ہدایت کے ہیں۔ تہذیب کا مفہوم اصلاح کرنا، عیوب سے پاک کرنا، بہتر کرنا، درست کرنا، تعلیم و تربیت دینا اور خوش اخلاق بنانا ہے۔ ہر باشعور انسان کا عمل کسی نہ کسی نظریے کے تابع ہوتا ہے۔ جب ہم تہذیب کے معنی اصلاح اور درستگی کے لیتے ہیں تو یہ اصلاح اور درستگی کسی نہ کسی سوچ اور فکر کا نتیجہ ہوتی ہے

اسلامی تہذیب پانچ بنیادی عقائد پر مبنی ہے جو اجزائے ایمان بھی کہلاتے ہیں۔ یہ وہ بنیادی تعلیم جو ہر زمانے کے نبی پیغمبروں کو دیتے رہے ہیں۔ اسلامی عقائد میں خدا کو ماننا، اسکے فرشتوں اور رسولوں، آسمانی کتابوں اور آخرت کی زندگی پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیادی اور اہم خصوصیات درج ذیل ہیں جو اسلامی معاشرے میں روح کی حیثیت رکھتی ہیں۔

خصوصیات

(الف) اسلامی تہذیب کی روح توحید ہے یعنی اللہ کو اس کی ذات، صفات اور اعمال میں ایک ماننا اور تمام عیوب سے مبرا تسلیم کرنا۔ جب انسان شمس و قمر، شجر و حجر اور دیگر مخلوق کو اپنا معبود و مطلوب بنالیتا ہے تو ان کو مسخر کرنے

اور ان سے خدمات لینے کی تمام راہیں مسدود کر دیتا ہے۔ توحید
انسان کو یہ سبق دیتی ہے کہ کائنات کی تمام مخلوقات اور
اشیاء انسان کی خادم اور انسان مخدوم ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے

"کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں
میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تمہارے کام
میں لگا رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری و باطنی
نعمتوں کو پورا کیا ہے"

(سورۃ لقمان 20)

مشہور فلسفی Kant نے بھی یہ تسلیم کیا ہے "تہذیب انسانی
اس وقت کمال کو پہنچے گی جب انسان خدا کی واحدانیت
کو تسلیم کرے گا۔

(ب) مسلمان کا عقیدہ ہے تمام انبیا کرام دنیا میں اللہ نے
بھیجے سب ایک ہی خدا کی عبادت کی تعلیم دیتے رہے۔ تمام انبیاء
کرام ایک ہی مقصد اور ایک ہی سلسلے کی مختلف کڑیاں تھیں
اگرچہ زمانے کی ضرورتوں کے لحاظ سے انبیا کی شریعتوں
میں فرق تھا مگر بنیادی تعلیم سب کی ایک تھی۔

(ج) قرآن کی روشنی میں مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اسلام ہی
کو دین کا درجہ حاصل ہے۔ سورۃ آل عمران آیت 19 اور 85
میں اس عقیدے سے بات واضح ہوتی ہے کہ پہلے انبیاء کرام

Date

کے پیروکاروں نے اسلام کے بنتے نام رکھ دیئے تھے۔ جس میں دیگر مذاہب کے ناموں کا ذکر آتا ہے۔

(۷) مسلمان کے نزدیک دنیاوی زندگی محض امتحان اور آزمائش ہے۔ اور انسان دنیا میں ایک مقصد کے تحت آیا ہے۔ مسلمان اللہ کی ہدایت پر چلتے ہوئے ہر نقصان اور تکلیف اور اس پر برداشت کرتا ہے تاکہ امتحان میں کامیابی ہو اور آخرت کی زندگی میں راحتیں ملیں۔ آخرت کی زندگی ابدی ہے جبکہ دنیا کی زندگی فانی ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تکمیل دین اور رسالت کا ذکر فرمایا ہے چونکہ پہلے انبیاء کرام کی تعلیمات اور کتاب الٰہیہ میں ان کے پیروکاروں نے تبدیلیاں کر دی ہیں لہٰذا وہ ناقابل عمل ہوگئیں ہیں۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے قرآن مجید میں اللہ کی اطاعت کے بعد اس کے رسول کی اطاعت اختیار کرنے کا حکم ہے۔ یعنی حضرت محمد کی اتباع ضروری ہے۔ سیرت النبی اسلامی تہذیب کی سب سے اہم خصوصیت ہے۔

(۶) اسلامی تہذیب کی عالمگیر اخوت مسلم معاشرے کو عالمگیر وسعت بخشتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک برادری میں منسلک کر دیا ہے۔

مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں

(سورۃ حجرات ۱۵)

(ا) دینِ اسلام ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے نیک سلوک
کا حکم کرنے کے ساتھ احترامِ انسانیت کی بھی تہذیب سکھاتا
ہے کہ کسی انسان پر ظلم نہ کیا جائے۔ بھوک سے نڈھال شخص
کو کھانا کھلایا جائے۔ اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کو ملے تو اسے
معلوم ہو کہ وہ ایک باصفت انسان سے ملا ہے۔ جو ہر لحاظ
سے قابلِ اعتماد ہے اور اسکی ہمسائیگی باعثِ اطمینان ہے۔
حضور اکرمؐ نے فرمایا:

ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اللہ سب سے
زیادہ اس سے محبت کرتا ہے جو اس کی
مخلوق سے سب سے زیادہ بھلائی کرتا ہے۔

اسلامی تہذیب مساوات کا درس دیتی ہے۔ اور ذات پات
کو جڑ سے کاٹ دیتی ہے۔ اسلام نے محمود و ایاز کو ایک ہی
صف میں کھڑا کر دیا ہے۔
حضور اکرمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔

کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، کالے
کو گورے پر، گورے کو کالے پر کوئی فضیلت
حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے؟

حاصل کلام:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے یہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی تہذیب سے فائدہ اٹھا کر اور اس پر عمل کر کے اپنی آخرت کو سنوار سکتے ہیں۔ اسلامی تہذیب ہمیں بتاتی ہے کہ ہم کس طرح بہترین زندگی گزار سکتے ہیں اور اپنے رب کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔

CamScanner